رمضان المبارک اور ہمارے اسلاف

عربی سے ترجمہ: محمد یحییٰ خلیق۔ موڑ کھنڈا

فضائل رمضان: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ﴾ [البقرۃ: ۱۸۵] ''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو تمام لوگوں کیلئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت اور حق و باطل میں امتیاز کرنے والے واضح دلائل موجود ہیں''۔

اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو دوسرے مہینوں کی بانسبت بہت سارے خصائص اور فضائل سے نوازا ہے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

☆...... روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بہتر ہے۔

☆...... فرشتے روزہ دار کیلئے افطار کے وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں۔

☆...... اللہ تعالیٰ جنت کو سجاتا اور فرماتا ہے: ''روزے کی مشقت برداشت کرنے والے میرے نیک بندے عنقریب اس میں داخل ہوں گے''۔

☆...... رمضان المبارک میں سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

☆...... جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

☆...... اس میں ایک ایسی رات ہے جس کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے جو اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا۔

☆...... رمضان کی آخری رات تمام روزہ داروں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اے مسلمان بھائی! اس قدر خصائص اور فضائل رکھنے والے اس ماہِ غفران کو ہم کیسے گزاریں......؟ کیا لہو ولغو میں؟ اسے بوجھ سمجھتے ہوئے؟ یا اپنے الٰہ العالمین کو راضی کرتے ہوئے؟ فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔

اللہ کے بندے رمضان المبارک کو سچی توبہ کرتے ہوئے، اسے بہت بڑی غنیمت جانتے ہوئے اور اس کے پُر رحمت اوقات کو الٰہ العالمین کی عبادت کرتے ہوئے گزارتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے اپنی عبادت پر مدد اور تعاون کا سوال بھی کرتے ہیں کہ اے باری تعالیٰ! ہمیں ہمت وتوفیق دے کہ ہم ان مبارک ایام کو تیری خوشنودی میں گزار سکیں۔

رمضان المبارک میں کرنے کے کام: اے مسلمان بھائی! ان اعمالِ صالحہ کو کرنا ضرور اپنایئے جنہیں رمضان المبارک میں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۔روزہ رکھنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی آدم کے ہر عمل کے بدلے میں دس سے لے کر سات سو گنا تک اجر ملتا ہے۔لیکن اللہ فرماتے ہیں روزہ تو صرف میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا اجر دوں گا۔کیونکہ روزہ دار صرف میرے لئے ہی کھانا پینا چھوڑتا ہے''۔[صحیح بخاری:۱۹۰۴۔صحیح مسلم:۱۶۴/۱۱۵۱]

اور فرمایا: ''جس نے ایمان (کی حالت میں) اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں''۔[صحیح بخاری:۱۹۰۱۔صحیح مسلم:۱۷۵/۷۶۰]

حقیقتاً روزہ دار کیلئے اتنا عظیم ثواب محض کھانے، پینے سے رکنے کی وجہ سے نہیں بلکہ نفسانی خواہشات اور بری عادات کو ترک کرنے کے بدلہ میں ہے۔جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ) [بخاری:۱۹۰۳] ''جو شخص نہ جھوٹی بات چھوڑے اور نہ اس پر عمل کرنا ترک کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے''۔

۲۔قیام اللیل (نمازِ تراویح): نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)[بخاری:۱۹۰۱، مسلم:۱۷۵/۷۶۰] ''جس نے رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان (کی حالت میں) اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے گزشتہ تمام (صغیرہ) گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں''۔

قیام اللیل نبی کریم ﷺ کی زندگی کا جزو لاینفک تھا۔یہی وجہ ہے کہ رمضان ہو یا غیر رمضان، گھر میں ہوں یا سفر پر آپ ﷺ نے اسے کبھی ترک نہیں کیا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: (لَا تَدَعْ قِیَامَ اللَّیْلِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ کَانَ لَایَدَعُهٗ وَکَانَ اِذَا مَرِضَ اَوْ کَسَلَ صَلّٰی قَاعِدًا) ''تم قیام اللیل ترک نہ کیا کرو۔کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے کبھی ترک نہیں کیا جب آپ ﷺ بیمار ہوتے تو یہ نماز بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے''۔

حضرت عمر بن خطابؓ رات بھر قیام کرتے رہتے حتی کہ آدھی رات کو اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے اور اس وقت یہ آیت تلاوت کیا کرتے: ﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ [طٰہٰ:۱۳۲] ''اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور خود بھی اس پر ڈٹ جایئے ہم آپ سے رزق نہیں مانگتے وہ تو ہم خود تمہیں دیتے ہیں اور انجام پرہیزگاروں کا ہی بخیر ہوتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس آیت کی تلاوت کیا کرتے تھے: ﴿اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ﴾ [الزمر:۹] ''کیا (ایسا شخص بہتر ہے) یا وہ جو رات قیام اور سجدہ میں عبادت کرتے ہوئے گزارتا ہے، آخرت سے ڈرتا اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے''۔

اور فرمایا کرتے کہ اس کا مصداق امیر المومنین حضرت عثمانؓ ہیں۔ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمرؓ یہ بات حضرت عثمانؓ کے کثرت سے قیام اللیل کو دیکھ کر فرمایا کرتے تھے۔

اے مسلمان بھائی! آپ کیلئے ضروری ہے کہ نماز تراویح امام کی اقتداء میں ادا کریں تاکہ آپ بھی ''قائمین'' میں لکھے جا سکیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے امام کے ساتھ قیام کیا حتی کہ امام نماز سے فارغ ہو گیا تو اس کیلئے مکمل رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے''۔ [ترمذی:۸۰۶]

۳۔ صدقہ: حضور نبی کریم ﷺ لوگوں میں سے سب زیادہ سخی تھے اور آپؐ رمضان المبارک میں سب سے زیادہ سخاوت کرتے تھے بلکہ اس ماہ مبارک میں تو آپؐ تیز آندھی سے بڑھ کر سخاوت کرنے والے ہوتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو رمضان المبارک میں کیا جائے''۔ [ترمذی عن انس]

اے مسلمان بھائی! رمضان المبارک میں صدقہ وخیرات کرنا بہت بڑی نیکی ہے، لہٰذا اس کی طرف جلدی کرنی چاہیے۔ صدقہ کی کئی صورتیں ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

۴۔ کھانا کھلانا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا﴾ [الدھر:۸،۹] ''وہ مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلا دیتے ہیں (اور انہیں کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا کی خاطر کھلاتے ہیں، ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ''۔ سلف صالحین لوگوں کو کھانا کھلاتے تھے اور اس کام کو دوسرے نیکی کے کاموں پر مقدم رکھتے تھے۔

کسی پیاسے کو پانی پلانا، کسی نیک مسلمان کو کھانا کھلانا ایسا عمل ہے کہ جس کے ساتھ یہ نیکی کی جارہی ہے اس کے فقیر ہونے کی شرط نہیں لگائی گئی غنی اور فقیر ہر ایک اس میں شامل ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: (يَاأَيُّهَا النَّاسُ! اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ) [ترمذی: ۲۴۸۵] ''اے لوگو! سلام پھیلاؤ، اور کھانا کھلاؤ، اور صلہ رحمی کرو اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھا کرو، تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

کھانا کھلانا بہت بڑی نیکی ہے یہی وجہ ہے کہ بعض سلف صالحین کہا کرتے تھے کہ مجھے اپنے دس ساتھیوں کی دعوت کرنا اور انہیں ان کا من پسند کھانا کھلانا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اولادِ اسماعیل سے دس غلام آزاد کراؤں۔ اکثر اسلاف رمضان المبارک میں کثرت سے افطاری کروانے کا اہتمام کرتے تھے۔ خصوصاً حضرت عبداللہ بن عمر، مالک بن دینار، داؤد طائی، احمد بن حنبل وغیرہ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا تو یہ معمول تھا کہ افطاری یتامی اور مساکین کے ساتھ کرتے تھے۔

ابوسوار عدوی کہتے ہیں: ''بنوعدی کے کچھ لوگ جو مسجد نبوی میں نماز ادا کرتے تھے، ان کا معمول تھا کہ گھر میں اکیلے روزہ افطار نہ کرتے، اگر کوئی افطار کرنے والا مل جاتا تو ٹھیک وگرنہ کھانا لے کر مسجد میں آجاتے اور دوسرے لوگوں کو ساتھ ملا کر کھانا کھاتے۔

کھانا کھلانا عبادت ہے: اس عمل سے آدمی کو کئی نیکیوں کے حصول کا موقع ملتا ہے مثلاً:

☆...... کھانا کھلانے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے اور آپس میں محبت دخولِ جنت کا سبب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (لَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَنْ تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا) [ترمذی] ''تم ہرگز جنت میں نہیں جاسکتے حتی کہ تم مومن بن جاؤ اور تم مومن نہیں ہوسکتے حتی کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگو''۔

☆...... ایسے ہی نیک اور صالح لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کا موقعہ ملتا ہے جو اس کے درجات میں بلندی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

۵۔ روزہ افطار کرانا: آپ ﷺ نے فرمایا: (مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلَ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُنْقَصُ مَنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ) [نسائی، احمد: ۴/۱۱۴۔ صححہ الألبانی] ''جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کروایا تو اسے اس

کے برابر اجر وثواب ملے گا اور روزہ دار کے اجر میں کمی نہ ہوگی''۔

حضرت سلمانؓ کی حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کروایا اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا اور اسے جہنم سے آزادی نصیب ہوگی اور روزہ دار کے اجر میں کمی کئے بغیر اتنا ہی اجر افطار کروانے والے کو بھی ملے گا''۔ صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے ہر ایک اتنی استطاعت نہیں رکھتا کہ مکمل روزہ افطار کروا سکے (یعنی کھانا کھلا سکے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دودھ کے گھونٹ کے ذریعے یا کھجور کے ساتھ افطار کروایا اللہ اسے بھی یہ ثواب عطا کرے گا، اور جس نے روزہ دار کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا''۔

۶۔ تلاوتِ قرآن: اس جگہ سلف صالحین کی دو نیک خصلتوں کا تذکرہ کرنا چاہوں گا:

۱۔ کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت

۲۔ تلاوتِ قرآن کے وقت اللہ کے ڈر سے رونا

رمضان المبارک نزولِ قرآن کا مہینہ ہے، مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ اس میں کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کرے۔ ہمارے اسلاف اس چیز کا بہت زیادہ اہتمام کیا کرتے تھے۔

☆...... خود نبی کریم ﷺ رمضان میں جبرئیل امینؑ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے اور اپنی وفات کے سال آپ ﷺ نے دو مرتبہ قرآن کا دور کیا۔

☆...... سلف صالحین میں سے بعض لوگ رمضان میں تین راتوں تک قرآن مکمل کرتے تھے۔

☆...... امام زہریؒ رمضان میں اہل علم کی مجلس سے کنارہ کش ہو جاتے اور اپنی تمام تر توجہ قرآن کی تلاوت پر مرکوز کر لیتے تھے۔

☆...... سفیان ثوریؒ رمضان المبارک میں اپنی بقیہ عبادت کو چھوڑ کر قرآن کی قرأت پر توجہ دیتے۔

رہے وہ اوقات جو فضیلت والے ہیں جیسے رمضان کا مہینہ یا وہ جگہیں جو فضیلت والی ہیں جیسے مکۃ المکرّمہ، تو مستحب یہ ہے کہ وہاں پر اوقات اور مقام کو غنیمت جانتے ہوئے کثرت سے قرآن کی تلاوت کی جائے۔ (یاد رہے کہ مکہ کے مستقل رہائشی لوگوں کو یہ اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اس میں سکونت اختیار کئے ہوئے ہیں۔) یہی موقف امام احمد، اسحاق اور دیگر آئمہ کا ہے۔

تلاوتِ قرآن کے وقت رونا: قرآن مجید کو بغیر سمجھے شعراء کی طرح پڑھنا سلف صالحین کا طریقہ نہیں تھا۔

ہمارے اسلاف کلام الٰہی کا اثر قبول کرتے اور اللہ کے ڈر سے ان کے دل کانپ اٹھتے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اِقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ: اَقْرَأُ عَلَيْکَ وَعَلَيْکَ اُنْزِلَ؟) ''اے ابن مسعودؓ! مجھے قرآن پڑھ کر سنایئے میں نے کہا: کیا میں آپ ﷺ کو سناؤں جب کہ آپؐ پر قرآن اترا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی دوسرے سے قرآن سنوں''۔ میں نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی حتی کہ جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾[النساء:۴۱] ''(ذرا سوچو) اس وقت ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے پھر ان گواہوں پر (اے نبی ﷺ) آپ کو گواہ بنا دیں گے''۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابن مسعودؓ بس کیجئے۔ میں نے دیکھا تو آپؐ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں جب یہ آیات اتریں: ﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ﴾[النجم:۵۹،۶۰] تو اہل صفہ رونے لگے حتی کہ ان کے آنسو ان کے رخساروں پر بہنے لگے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے رونے کو محسوس کیا تو آپؐ بھی رونے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ)[سنن ترمذی:۱۶۳۳] ''جو اللہ کے خوف سے رو پڑا آگ میں نہیں جائے گا''۔

☆...... ابن عمرؓ نے ایک مرتبہ سورۃ المطففین کی تلاوت کی حتی کہ اس آیت پر پہنچے: ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾[المطففین:۶] ''جس دن سب لوگ اللہ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے''۔ تو رونے لگے حتی کہ روتے روتے گر گئے اور پھر مزید قراءت نہ کر سکے۔

☆...... ابراہیم بن اشعث بیان کرتے ہیں، میں نے فضیل کو سنا وہ ایک رات قیام اللیل میں سورۃ محمد کی قراءت کر رہے تھے حتی کہ اس آیت پر پہنچے تو رونے لگے۔ ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ﴾[محمد:۳۱] ''ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے تا آنکہ یہ معلوم کر لیں کہ تم میں سے مجاہد کون ہیں اور صابر کون؟ اور تمہارے احوال کی جانچ پڑتال کریں گے''۔

پھر کہنے لگے کہ اگر ہماری آزمائش کی گئی تو ہم رسوا ہو جائیں گے اور ہمارے راز افشا ہو جائیں گے۔

۷۔ نمازِ فجر سے طلوعِ شمس تک مسجد میں بیٹھنا: نبی کریم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے اور اللہ کا ذکر کرتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔[بخاری، مسلم]

۷۔نمازِ فجر سے طلوع شمس تک مسجد میں بیٹھنا: نبی کریم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے اور اللہ کا ذکر کرتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔[بخاری، مسلم]

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی پھر طلوع شمس تک اپنی جگہ پر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعتیں ادا کیں تو اسے ایک حج اور عمرے کی مکمل ادائیگی کا ثواب ملے گا''۔[سنن ترمذی:۵۸۶] یہ تو آپ ﷺ کا عام دنوں کا معمول تھا تو رمضان المبارک میں کیسے یہ معمول نہ ہوگا؟

اے مسلمان بھائی! ثواب والے ان عظیم الشان کاموں کے حصول کیلئے ان چیزوں کے ذریعے استعانت حاصل کیجئے۔ رات کو بقدر کفایت آرام کرنا، نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا، اپنے نفس کو اللہ کیلئے کھپانا تاکہ اللہ کی نعمتوں والی جنت کا حصول آسان ہو جائے۔

۸۔اعتکاف: رمضان المبارک کی اہم عبادات میں سے ایک کاف بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ ہر رمضان میں دس دن کا اعتکاف کرتے تھے۔ لیکن اپنی وفات کے سال آپؐ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔[بخاری]

اعتکاف دراصل بہت ساری عبادات کا مجموعہ ہے جیسے تلاوت، نماز، ذکر، دعا وغیرہ۔

جس شخص نے کبھی اعتکاف نہیں کیا وہ سمجھتا ہے کہ شاید یہ مشکل کام ہے۔ حالانکہ جس پر اللہ آسانی کرے اس کیلئے کچھ مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ جس نے نیک نیتی اور سچے جذبے سے اعتکاف کیا اللہ ضرور اس کی مدد کرتا ہے۔ معتکف اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت اور ذکر میں روکتا ہے تو جو اللہ کا ہو جائے اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔ مشہور ہے: (من کان للہ کان اللہ له) اعتکاف کا ایک مقصد تو آخری عشرے کی طاق راتوں میں آنے والی قدر کی رات کو تلاش کرنا ہے۔ نیز معتکف کیلئے کوئی مقصد نہیں ہوتا مگر یہی کہ اللہ راضی ہو جائے۔

۹۔رمضان میں عمرہ کرنا: نبی ﷺ نے فرمایا: **(عمرةٌ فی رمضان تعدل حجةً)**[بخاری:۱۷۸۲] ''رمضان المبارک میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے''۔ اور ایک روایت میں ہے **(حَجَّةً مَعِیَ)** ''گویا اس نے میرے ساتھ حج ادا کیا ہے''۔

۱۰۔لیلۃ القدر کو تلاش کرنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ o وَمَآ اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ

[بخاری:۱۹۰۱] ''جس نے قدر والی رات ایمان (کی حالت میں) اورثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں''۔ نبی کریم ﷺ خود بھی لیلۃ القدر کو تلاش کرتے، اپنے صحابہ اور اپنے گھر والوں کو بھی اس میں بیدار کرتے تھے۔ ہمارے سلف صالحین میں بعض کے متعلق یہ بھی آیا ہے کہ وہ آخری دس راتوں میں غسل کرتے اور خوشبو لگاتے تھے تاکہ اللہ کی عبادت میں خصوصی لگاؤ پیدا ہو۔

اے مسلمان بھائی! جونیکیاں عام دنوں میں نہیں ہوسکیں اس قدر والی رات میں حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس کی نیکی عمر بھر کیلئے کافی ہے۔ اس رات میں عمل کرنا باقی مہینوں میں عمل کرنے سے ہزار درجے بہتر ہے۔ جو اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا۔

لیلۃ القدر کی دعا: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے وہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کہہ **(اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ)** [احمد، ترمذی:۳۵۱۳] ''اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرمادے''۔

۱۱۔ ذکر، دعا اور استغفار کا اہتمام: اے مسلمان بھائی! رمضان المبارک کے دن اور راتیں فضیلت ومنقبت والے ایام ہیں، انہیں غنیمت جانتے ہوئے ان میں کثرت سے ذکر اور دعا کا اہتمام کیجئے اور خصوصیت سے ان اوقات میں جو اللہ کے ہاں مقبول ہیں:

☆...... افطار کے وقت، کیونکہ روزہ دار افطار کے قریب جو دعا کرتا ہے وہ رد نہیں کی جاتی۔

☆...... رات کے آخری حصہ میں کیونکہ اس وقت باری تعالیٰ آسمانِ دنیا پر جلوہ افروز ہوکر فرماتا ہے: **(هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ، هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ)** [بخاری: ۱۱۴۵] ''کوئی سائل ہے کہ میں اسے عطا کروں؟ کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں''۔

☆...... اذان اور نماز کے درمیان کی ہوئی دعا رد نہیں کی جاتی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **(لا یرد الدعاء بین الأذان والاقامة)** [ابوداود:۵۲۱] ''اذان اور اقامت کے درمیان کی ہوئی دعا رد نہیں کی جاتی''۔

آخری بات: اے مسلمان بھائی! اعمال صالحہ کے سائے میں جنت کے باغیچوں کی سیر وسیاحت کے بعد میں آپ کو ایک بہت ہی اہم کام بتلاتا ہوں، کیا آپ جانتے ہیں وہ کیا ہے؟

وہ اخلاص ہے، جی ہاں اخلاص!! کتنے ہی روزے دار ہیں کہ انہیں روزے میں بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا اور کتنے ہی قیام کرنے والے ہیں جنہیں قیام کرنے میں بیداری اور تھکاوٹ کے سوا کچھ

ہاتھ نہیں آتا۔ (اللہ ہمیں ایسی چیزوں سے بچائے، آمین) ہمارے اسلاف اپنے نفس کے شر سے ڈرتے ہوئے اپنے اعمال کو چھپانے کے حریص تھے۔

☆...... جلیل القدر تابعی ایوب سختیانی کے بارے میں حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ بسا اوقات ایوب ہمیں کوئی حدیث بیان کرتے ہیں جس سے ان کے دل میں رقت طاری ہو جاتی تو اپنے سانس کو ناک میں کھینچتے، اور کہتے زکام بہت شدید ہے یعنی اپنے رونے کو چھپانے کیلئے ظاہر کرتے کہ ان کو زکام کی تکلیف ہے۔

☆...... ایسے ہی حضرت ایوب سختیانی اگر ساری رات بھی قیام کرتے تو اسے مخفی رکھتے جب نماز کا وقت قریب ہوتا تو اپنی آواز کو بلند کرتے (جیسے نیند سے بیدار ہونے والا کرتا ہے) گویا وہ ابھی بیدار ہوئے ہیں۔

☆...... ابن عدی بیان کرتے ہیں کہ داود بن ابی ہند چالیس سال تک نفلی روزہ رکھتے رہے لیکن ان کے گھر والوں کو اس کا علم نہیں ہوتا تھا، غلام انہیں کھانا دے کر جاتا تو اسے اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیتے تھے جب شام کو واپس لوٹتے تو گھر والوں کے ساتھ افطار کرتے تھے۔

☆...... سفیان ثوری کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بندہ مخفی ع[illegible] تا ہے تو شیطان اسے ورغلاتا ہے حتی کہ اس پر غالب آجاتا ہے تو وہ علانیہ عمل کرتا ہے۔ پھر شیطان اسے ورغلاتا ہے حتی کہ بندہ چاہتا ہے کہ اس کے نیک عمل کی تعریف کی جائے اور یہی وہ وقت ہوتا ہے جب آدمی ریاکاری کرنے والوں میں داخل ہو جاتا ہے اور اپنے تمام اعمال تباہ کر بیٹھتا ہے۔ (اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے، آمین)

تو اے مسلم بھائی! رمضان المبارک کی یہ ساعتیں ہمارے لئے بہت بڑی غنیمت ہیں ان سے فائدہ اٹھا لیجئے۔ کیونکہ یہی سعادت اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اپنے اعمال میں اخلاص کو لازم کیجئے، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خوش بختی اور سعادت مندی والے راستے پر چلا دے، آمین۔

بصد شکریہ: ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور

جامعہ علوم اُثریہ کا اعزاز

تین (3) ہونہار طلباء کا مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ

الحمد للہ امسال بھی جامعہ کے تین (3) ہونہار طلباء کا مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ہوا۔ جن میں (۱) محمد کاشف (منڈی بہاؤالدین) (۲) محمد جہانگیر (آزاد کشمیر) اور (۳) عبدالحیٔ (پشاور) ہیں۔ جامعہ کے اساتذہ اور طلباء نے انہیں مبارک باد دی اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکت فرمائے۔ (آمین)